ملتان کا سفر اور کچھ دیر کتابوں کے درمیان

ڈاکٹر عمر فاروق احرار

''کتابیں اہلِ علم کا حقیقی سرمایہ ہوتی ہیں''۔ اس قول کا عملی مشاہدہ گزشتہ ہفتے ملتان کے ایک کتب خانہ کو دیکھنے پر ہوا۔ بہت عرصہ پہلے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہٗ نے بتایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کتب خانے کا کیٹلاگ تیار ہو رہا ہے۔ پھر جب یہ خوش خبری ملی کہ کتب خانہ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے تو کتب خانہ دیکھنے کا اشتیاق مزید بڑھ گیا۔ مولانا اللہ وسایا سے رابطہ ہوا تو اُنھوں نے کہا کہ آپ یہاں تب آئیں کہ جب میں ملتان میں موجود ہوں، تاکہ آپ کو اِستفادہ کرنے میں آسانی ہو۔ اِس دوران میں نواسۂ امیر شریعت محترمی سید محمد کفیل بخاری حفظہٗ اللہ بھی مولانا سے مسلسل رابطے میں رہے۔ بالآخر مجھے حضرت شاہ صاحب نے مطلع فرمایا کہ مولانا سے 6,7,8 محرم الحرام کے ایام طے ہو گئے ہیں۔

شاہ جی لاہور تشریف لائے ہوئے تھے، میں بھی تلہ گنگ سے لاہور پہنچ گیا۔ رات دفتر احرار لاہور میں قیام ہوا اور صبح شاہ جی کی معیت میں ملتان کا سفر شروع ہو گیا۔ چیچہ وطنی جناب عبداللطیف خالد چیمہ مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام کا مستقر ہے۔ اِن دنوں وہ علیل ہیں، ان کی بیمار پرسی کے لیے چیچاوطنی (ضلع ساہیوال) میں پڑاؤ ہوا۔ اُن کی عیادت اور اہم مشاورت کے بعد ظہر کی نماز جامع مسجد میں ادا کی، دفتر میں کھانا کھایا اور وہاں سے رخصت ہو کر ملتان کے راستے پر ہو لیے۔ ڈاکٹر محمد آصف ناظم شعبہ دعوت و اِرشاد مجلس احرار اسلام کی خوش گفتاری سے فاصلے کی طوالت کا احساس ہی نہ ہوا اور ہم ملتان پہنچ گئے۔

رات کو خانوادۂ امیر شریعتؒ کے مرکز دارِ بنی ہاشم میں قیام ہوا۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزندار جمند، قائدِ احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم اِن دنوں صاحبِ فراش ہیں۔ بہت کمزور ہو چکے ہیں، چند قدم چلنا بھی دشوار ہو چکا ہے۔ اُن کی بیمار پرسی کی اور دعائیں لیں۔ 6 محرم الحرام کی صبح کو ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ میں مولانا اللہ وسایا ہمارے منتظر تھے۔ حضرت شاہ صاحب کے ہمراہ وہاں حاضری دی۔ مولانا اللہ وسایا سے مل کر احساس ہوا کہ ابھی پرانے وقتوں کے لوگ موجود ہیں۔ اُن کی شفقت و محبت، والہانہ استقبال اور بے تکلفانہ سلوک نے ہمارے عزم و حوصلہ کو مہمیز دی۔ اللہ اُن کی عمر میں برکت دے، ایسے مشفق بزرگ اب قصۂ ماضی بنتے جاتے ہیں۔ اُن کا وجود غنیمت ہے۔ وہ مولانا محمد علی جالندھری، مولانا محمد حیات، مولانا لال حسین اختر اور مولانا تاج محمود رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے بزرگوں کی تربیت اور صحبتوں سے فیض یافتہ ہیں۔ لذتِ کام و دہن سے فارغ ہوئے تو مولانا اللہ وسایا نے پوچھا کہ کام کہاں سے شروع کیا جائے۔ مجھے مجلس احرار اسلام کی تاریخ سے متعلق مطبوعہ کمیاب کتب و رسائل اور اخبارات کی ضرورت تھی، کیونکہ میں احرار کی تاریخ اور اُس کی بپا کردہ تحریکوں پر تحقیقی و تصنیفی کام کر رہا ہوں۔ اِس لیے کتب دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو مولانا

نے کتب خانہ کے ایک کارکن بھائی مولانا محمد وسیم کو کمپیوٹرائزڈ فہرست دکھانے کے لیے کہا۔ سلیقہ وترتیب سے تیار شدہ فہرست سے استفادہ کرنے میں بہت آسانی ہوئی۔ مطلوبہ کتب میسر آئیں تو اُنھیں فوٹوسٹیٹ کرالیا۔ بعدازاں مجلس احرار کے اخبار روزنامہ ''آزاد'' لاہور، اور ہفت روزہ ''الفضل'' سہارنپور کے بعض شماروں کی اہم خبروں کے موبائل سے فوٹو لیے۔

کتب خانے میں مسلسل تین روز آمدورفت رہی اور طبیعت خوش ہوئی کہ بیشتر مطلوبہ مواد یہاں سے میسر آ گیا اور یہ سب مولانا اللہ وسایا کی شفقت، کتاب دوستی اور علم سے محبت کا نتیجہ تھا۔ بعدازاں اُن سے کتب خانے کے حوالے سے بات ہوئی تو اُنھوں نے بتایا کہ مولانا لال حسین اختر رحمہ اللہ کی امارت کے زمانے میں کتب خانہ کا کام بغیر کسی کے کہنے پر میں نے محض اپنے شوق سے سنبھالا اور پھر حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمہ اللہ کے دور میں تمام ذمہ داری میرے سپرد ہوگئی۔ قیمتی، نادرونایاب کتب کو اکٹھا کرنا مولانا اللہ وسایا کی ذاتی دلچسپی اور محنت کا مرہون منت ہے۔ انھوں نے ایک ایک ورق اکٹھا کیا اور اب یہ عظیم کتب خانہ 25 ہزار کتب اور نادر اخبارات وجرائد پر مشتمل ہے۔ جس سے فائدہ اٹھانے کی اہلِ علم کو مکمل آزادی اور سہولت ہے۔

یاد رہے کہ اس کتب خانہ میں موجود احرار کے ترجمان روزنامہ ''آزاد'' اور ہفت روزہ ''الفضل'' کے فائل دراصل مولانا تاج محمودؒ (بانی مدیر ''لولاک'') کی ذاتی لائبریری کا حصہ تھے جو مولانا تاج محمود کی وفات کے بعد اُن کے بیٹے صاحبزادہ طارق محمودؒ نے عطیہ کیے تھے۔ یہ علمی ایثار وقربانی کی ایک قابل تقلید مثال ہے۔ اِس کردار کا تسلسل ہی ایسی تاریخی امانتیں محفوظ ہاتھوں کو سونپ سکتا ہے، وگرنہ نااہل اولادوں اور ناخلف ورثا کے ذریعے انتہائی قیمتی کتب کے ضائع ہوجانے کے سینکڑوں واقعات موجود ہیں۔ پاکستان میں کئی ایسے ذاتی کتب خانے بھی ہیں کہ اُن سے کسی کو نفع اٹھانے کی کوئی سہولت دستیاب نہیں ہے اور انہیں دیمک چاٹ رہی ہے۔ حالانکہ علم کا فروغ صدقۂ جاریہ ہے۔ اگر ذاتی کتب خانوں کو قابل اعتماد اِداروں کے سپرد کردیا جائے تو جہاں علمی سرمایہ محفوظ ہوجاتا ہے، وہاں اہل علم کو علمی پیاس بجھانے کے مواقع بھی میسر آتے ہیں۔

مجلس احرار اسلام تحریکِ آزادی اور تحفظ ختم نبوت کی سرخیل جماعت ہے۔ اب اللہ کے فضل وکرم سے میرے سمیت مختلف احباب احرار کی تاریخی خدمات کو مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔ اِس سلسلہ میں ملک بھر کے اُن تمام احباب سے گزارش ہے کہ جن کے پاس مجلس احرار اسلام کے اخبارات روزنامہ ''مجاہد لاہور''، ''روزنامہ ''احرار'' لاہور، روزنامہ ''آزاد'' لاہور، ہفت روزہ ''الفضل'' سہارنپور سمیت احرار کی طرف سے تقسیم ہند سے پہلے شائع ہونے والے کتابچے، قراردادیں، خطبات، خطوط اور تصاویر وغیرہ موجود ہوں تو ازارہِ کرم ہمیں ضرور مطلع فرمائیں۔ اگر ممکن ہو تو اُن کی فوٹوسٹیٹ کرا کے بھجوادیں، ورنہ حکم فرمائیں، ہم خود حاضر ہوکر اِستفادہ کریں گے۔ اسی طرح یہ تاریخی ریکارڈ محفوظ ہوسکتا ہے۔ امید ہے کہ قارئین کا حوصلہ افزا جواب ہماری ہمت وحوصلے کو مزید بڑھانے کا باعث بنے گا اور اُن کے تعاون سے اکابر کی جدوجہد کی تاریخ مرتب ہوکر آنے والی نسلوں کی تربیت وتہذیب کا باعث بنے گی۔

Email: omartlg@yahoo.com / 0300-5780390:واٹس ایپ نمبر